Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۲ صفر ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۱ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش ۔ ۱۱ فروری ۱۹۷۷ء | نمبر ۳۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابتلاء پر گھبرانا نہیں چاہیئے ابتلاء مومن کو اللہ تعالیٰ کے اور بھی قریب کر دیتا ہے

صبر اور استقلال سے کام لو اور خدا تعالیٰ سے ثباتِ قدم کی دعا مانگتے رہو

"جب اللہ تعالیٰ کسی آسمانی سلسلہ کو قائم کرتا ہے تو ابتلاء اس کی جزو ہوتے ہیں۔ جو اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے ضروری ہوتا ہے کہ اس پر کوئی نہ کوئی ابتلاء آوے تا کہ اللہ تعالیٰ سچے اور مستقل مزاجوں میں امتیاز کر دے اور صبر کرنے والوں کے مدارج میں ترقی ہو۔ ابتلاء کا آنا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے احسب النّاس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنّا وھم لا یفتنون کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ صرف اتنا کہنے پر ہی چھوڑ دیئے جاویں کہ ہم ایمان لائے اور ان پر کوئی ابتلاء نہ آوے۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے کہ وہ غدّاروں اور کچّوں کو الگ کر دے۔ پس ایمان کے بعد ضروری ہے کہ انسان دُکھ اُٹھاوے بغیر اس کے ایمان کا کچھ مزا ہی نہیں ملتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو کیا کیا مشکلات پیش آئیں اور انہوں نے کیا کیا دُکھ اُٹھائے۔ آخر ان کے صبر پہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑے بڑے مدارج اور مراتب عالیہ عطا کئے۔ انسان جلد بازی کرتا ہے اور ابتلاء آتا ہے تو اس کو دیکھ کر گھبرا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ دُنیا ہی رہتی ہے اور نہ دین ہی رہتا ہے مگر جو صبر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے اور ان پر انعام و اکرام کرتا ہے۔ اِس لئے کسی ابتلاء پر گھبرانا نہیں چاہیئے ابتلاء مومن کو اللہ تعالیٰ کے اور بھی قریب کر دیتا ہے اور اس کی وفاداری کو مستحکم بناتا ہے لیکن کچّے اور غدّار کو الگ کر دیتا ہے .... اصل یہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں رہنے کے لائق نہیں پاتا ان کو الگ کر دیتا ہے۔ وہ ایمان کے بعد الگ اِس لئے ہوتے ہیں کہ قیامت کو جب وہ اپنے رفیق کو جنّت میں دیکھیں تو ان کی حسرت اور بھی بڑھے اس وقت وہ کہیں گے کاش ہم اپنے رفیق کے ساتھ ہوتے .... خلاصہ یہی ہے کہ صبر اور استقلال سے کام لینا چاہیئے اور خدا تعالیٰ سے ثباتِ قدم کی دعا مانگتے رہو۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۹۹، ۱۰۰)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۱ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی اور اعصابی ضعف ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم عبدالقادر صاحب ضیغم نائب وکیل التبشیر قریباً ایک ماہ سے دل کی تکلیف سے بیمار ہیں اور باوجود علاج کے افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب کی خدمت میں ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حسن محمد خان نائب وکیل التبشیر)

ولادت باسعادت

یہ اطلاع خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم نواب زادہ منصور احمد خان صاحب شاہد واقفِ زندگی ابن محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کو ۹ فروری کی صبح سات بجے بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ بچّی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان کی نواسی اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی پڑپوتی ہے۔

ادارہ الفضل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی، محترم نواب مسعود احمد خان صاحب، ان کی بیگم صاحبہ محترمہ، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب و ان کی بیگم صاحبہ محترمہ اور دیگر جملہ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ اور خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ بچّی کو لمبی، صالح اور بااقبال زندگی عطا فرمائے اور اسے والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ر تبلیغ ۱۳۵۶ ہش
۱۱ر فروری ۱۹۷۷ء

قبولیتِ دُعا کی ایک خاص راہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اِس امر کا بار بار ذکر فرمایا ہے کہ مومنوں پر ابتلاء ضرور آتے ہیں لیکن انہیں آزمائشوں میں اِس لئے نہیں ڈالا جاتا کہ وہ ضائع ہو جائیں بلکہ ابتلاؤں سے غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کا ایمان بڑھے اور وہ روحانی طور پر ترقی کرتے چلے جائیں اور مقربینِ الٰہی میں شمار ہونے لگیں۔ ابتلاء رفع درجات کا کیسے موجب بنتے ہیں؟ اِس کا ذکر بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پہلے صبر اور دعا کے ذریعہ نصرتِ الٰہی طلب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۵۴)

ترجمہ:۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو صبر اور دعا کے ذریعہ سے (اللہ کی) مدد مانگو۔ اللہ یقیناً صابروں کے ساتھ (ہوتا) ہے۔

صبر اور دعا کے ذریعہ نصرتِ الٰہی طلب کرنے کی تلقین میں یہ امر پوشیدہ ہے کہ مومنوں کو ابتلاؤں اور آزمائشوں میں ضرور ڈالا جاتا ہے اور جب بھی مومنوں پر ابتلاؤں اور آزمائشوں کا زمانہ آئے تو ان کے لئے اُن ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سرخرو ہونے کا طریق یہ ہے کہ انہیں چاہیئے کہ اوّل تو وہ مشکلات و مصائب کو صبر سے برداشت کریں۔ دوسرے یہ کہ وہ ان ابتلاؤں میں فائز المرام ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں اور اِس طرح اُس سے اُس کی نصرت کے طالب ہوں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنی غیر معمولی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے گا۔ چنانچہ اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اِس اشارہ کو کھول کر بیان فرما دیا جیسا کہ فرمایا:۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ (البقرہ آیات ۱۵۶ تا ۱۵۸)

ترجمہ:۔ اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک (سے) اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی (کے ذریعہ) سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول!) تُو ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سُنا دے جن پر جب (بھی) کوئی مصیبت آئے (گھبراتے نہیں بلکہ یہ) کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لَوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں (نازل ہوتی) ہیں اور رحمت (بھی)۔ اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے ابتلاؤں کی مختلف اقسام بیان کرکے یہ بتایا ہے کہ ابتلاؤں کے دوران جو لوگ صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں گے اور دعاؤں کے ذریعہ نصرتِ الٰہی کے طالب ہونگے خدا تعالیٰ انہیں ضرور اپنی نصرت سے نوازے گا اور ان پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کرے گا اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ کہہ کر ساتھ ہی دعا کی طرف بھی اشارہ کر دیا کیونکہ حقیقی صابر وہی ہوتا ہے جو مصیبت وارد ہونے پر بندوں کے سامنے تو جزع فزع نہیں کرتا البتہ مدد کے لئے اپنے رب کو ضرور پکارتا ہے اور اس کی جناب میں گریہ وزاری کرتا ہے۔ اُس کا صرف اور صرف خدا کے حضور میں گریہ وزاری کرنا اور اُس سے امداد کا طالب ہونا صبر کا نقیض نہیں ہے بلکہ عین صبر کے مفہوم میں داخل ہے۔

دراصل مومنوں پر ابتلاء وارد کرتے میں اللہ تعالیٰ نے یہی حکمت پوشیدہ رکھی ہے کہ ہیبتناک ہونے پر مومنوں کے دل میں درد پیدا ہو اور وہ خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے اُس سے رفعِ مشکلات کے لئے دعائیں مانگیں اور وہ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ (النمل آیت ۶۳) کے تحت نہ صرف ان کی تکالیف کو دور کرے بلکہ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ (البقرہ آیت ۱۵۸) کے تحت انہیں اپنی غیر معمولی برکتوں اور رحمتوں سے بھی نوازے۔ سو گویا اللہ تعالیٰ ابتلاء وارد کرکے مومنوں کے لئے قبولیتِ دعا کی ایک خاص راہ کھولتا ہے اور اِس طرح ان سے کہتا ہے کہ ان ابتلاؤں کی شکل میں تمہارے لئے ایک موقع پیدا کیا گیا ہے کہ تم مجھ سے دعائیں مانگو اور قبولیتِ دعا کا حظ اُٹھاؤ۔ اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مومنوں پر آنے والے ابتلاؤں میں پوشیدہ اِس حکمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"جب خدا تعالیٰ نے لَنَبْلُوَنَّكُمْ فرمایا ہے تو صبر کرنے والوں کے لئے بشارت دی اور اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ بھی فرمایا۔ میرے نزدیک اِس کے یہی معنے ہیں کہ قبولیتِ دعا کی ایک راہ نکال دیتا ہے۔ حکام کا بھی یہی حال ہے کہ جس پر ناراض ہوتے ہیں اگر وہ صبر کے ساتھ برداشت کرتا اور شکوہ اور بدظنی نہیں کرتا تو اسے ترقی دے دیتے ہیں۔ قرآن شریف سے صاف پایا جاتا ہے کہ ایمان کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ ابتلاء آویں جیسے فرمایا اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ یعنی کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ صرف اٰمَنَّا کہنے سے چھوڑے جائیں اور وہ فتنوں میں نہ پڑیں۔

انبیاء علیہم السلام کو دیکھو اوّل میں کس قدر دُکھ ملتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف دیکھو کہ آپؐ کو مکّی زندگی میں کس قدر دُکھ اُٹھانے پڑے۔ طائف میں جب آپؐ گئے تو اس قدر آپؐ کے پتھر مارے کہ خون جاری ہو گیا تب آپؐ نے فرمایا کہ کیسا وقت ہے میں کلام کرتا ہوں اور لوگ مُنہ پھیر لیتے ہیں اور پھر کہا کہ اے میرے رب! میں اِس دُکھ پر صبر کروں گا جب تک کہ تو راضی ہو جاوے ..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکالیف ہی کا نتیجہ تھا کہ مکّہ فتح ہو گیا"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۸۷، صفحہ ۳۸۸)

الغرض خدائی جماعتوں کے لئے ابتلاؤں کے ذریعہ قبولیتِ دعا کی ایک خاص راہ کھولی جاتی ہے۔ جب تک حق پورے طور پر غالب نہ آئے وہ مسلسل ابتلاؤں میں سے گزر رہی ہوتی ہیں اور ان ابتلاؤں کے ذریعہ قبولیتِ دعا کی جو خاص راہ ان کے لئے کھولی جاتی ہے وہ اس سے پورا پورا فائدہ اُٹھاتی چلی جاتی ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں ابتلاؤں میں سرخرو کرکے ایک ترقی کے بعد دوسری ترقی دیتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ حق پورے طور پر غالب آجاتا ہے۔

ابتلاؤں میں ہماری سرخروئی اور اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کی جدّوجہد میں کامیابی دردمندانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ خدا تعالیٰ ابتلاؤں کے ذریعہ ہی ہمارے لئے قبولیتِ دعا کی راہ کھولتا چلا آرہا ہے ہمارے لئے ضروری ہے کہ دعاؤں سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوں۔ اِس قدر دعائیں کریں کہ آسمان سے فرشتے نازل ہو ہو کر جنابِ الٰہی میں ان کی قبولیت کی بشارت ہمیں دیں اور خدا تعالےٰ اپنے تائیدی نشانوں کے ذریعہ دُنیا پر آشکار کر دکھائے کہ وہ اپنی اِس جماعت کے ساتھ ہے اور یہ کہ ؎

ہے سرِ راہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

۲۰ر فروری ——— یوم مصلح موعود

تمام جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۰ر فروری بروز اتوار جماعتیں اپنے اپنے ہاں خاص اہتمام کے ساتھ پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں جلسے منعقد کریں اور ان کی رپورٹیں نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نکاح

رشتوں میں پیدا ہونیوالی اکثر خرابیاں قول سدید کے نتیجہ میں دُور ہو جاتی ہیں

مورخہ ۲۱ صلح ۱۳۵۶ ہش (۲۱ جنوری ۱۹۷۷ء) بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق رکھنے والے دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے جو مختصر خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(یوسف سلیم انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:-

انسان انسان میں تعلق پیدا ہوتا ہے اور اس تعلق کی بنیاد "بیان" پر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ انسان کو "بیان" نہ سکھاتا تو انسان انسان کا جو تعلق خدا تعالیٰ قائم کرنا چاہتا ہے اور جو بنیادی طور پر دوسری مخلوقات کے ہر تعلق سے مختلف ہے وہ تعلق بھی قائم نہ ہوتا۔

پس ہمارا معاشرہ درست ہو تب بھی اس کی بنیاد "بیان" پر ہے اور اگر وہ خراب ہو تب بھی اس کی بنیاد "بیان" پر ہے۔ اسی سے نکاح کے ذریعہ جو تعلق اور رشتہ قائم ہوتا ہے اور جو فی الحقیقت بڑا نازک رشتہ ہے اس میں بھی ہمیں توجہ دلائی گئی ہے۔

قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا

کہ تمہارا جو تعلق ہے وہ بیان پر ہے اس لئے تمہیں یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ قول مستقیم اختیار کرو۔ سدید کے ایک معنے مستقیم بات کے بھی ہیں یعنی وہ سیدھی بات جو خدا تعالیٰ کی رضا تک پہنچانے والی ہو۔ اس قول سدید کے نتیجہ میں عمل صالح پیدا ہوتا ہے یعنی وہ عمل جو صراط مستقیم پر گامزن ہو۔ عام طور پر رشتوں میں جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، اُن کی بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ آپس کے تعلقات قول سدید پر قائم نہیں ہوتے۔ میرے پاس ہر سال بیسیوں خط آجاتے ہیں جن میں دوست یہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے اس طرح فلاں فلاں خاندان میں رشتہ قائم کیا لیکن دوسرے فریق نے اپنی لڑکی یا اپنے لڑکے جو بھی معاملہ ہو اس کے متعلق انہیں سیدھے اور صحیح طور پر واقعات نہیں بتائے۔ وہ ان سے ہیر پھیر سے باتیں کرتے رہے اور اور پھر بعد میں

بڑی خرابی پیدا ہو گئی

چنانچہ بعض تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے تو بعض دفعہ پریشانیوں کے بعد پھر استوار بھی ہو جاتے ہیں لیکن ایک فتنہ عارضی ہو یا مستقل پیدا ہو جاتا ہے۔ صرف اس لئے کہ قول سدید کو اختیار نہیں کیا گیا۔

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ ان دو نکاحوں کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تیسری نسل سے ہے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد۔ پھر ان کی اولاد اور پھر ان کی اولاد جو ہے اس کے آپس کے رشتے قائم ہو رہے ہیں۔ ایک رشتہ یعنی دولہا اور دولہن جن کے نکاح کا ابھی اعلان ہو گا اور وہ میاں بیوی بن جائیں گے، وہ دونوں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے

ہماری دُعا ہے

کہ وہ اُن ذمہ داریوں کو نباہنے کی بھی توفیق عطا کرے جو انسانیت نے اُن پر ڈالی ہیں اور خدا تعالیٰ کے پیار کے اس تعلق کے نتیجہ میں کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ان کو پیدا کیا ہمارا تو کوئی استحقاق نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ یہ سلوک کرتا۔ خدا تعالیٰ کی یہ عنایت ہے اور اس کے نتیجہ میں بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ ذمہ داری نباہنے کی بھی توفیق عطا کرے۔

یہ پہلا رشتہ جس کا میں ذکر کر رہا ہوں حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے عزیزم مسرور احمد صاحب کا ہے جو عزیزم مکرم مرزا منصور احمد صاحب اور میری ہمشیرہ کے بیٹے ہیں اور جہاں ان کا رشتہ قرار پایا ہے وہ میری دوسری ہمشیرہ کی بڑی بیٹی ہیں یعنی میری وہ ہمشیرہ جنہیں محمود اللہ شاہ صاحب اپنی بہو بنا کر لے گئے تھے۔

دوسرا رشتہ ایسا ہے جس میں بچی ہمارے خاندان کی ہے اور وہ خاندان سے باہر بیاہی جا رہی ہے۔ ان دو یعنی دولہا اور دلہن کی ذمہ داریاں اپنی اپنی جگہ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ بچی پر تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے ہر دو قسم کی ذمہ داریاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ وہ ہر دو ذمہ داریوں کو نباہ سکے اور بچے پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مجبور کر کے اپنی بیوی سے کوئی ایسی بات نہ کروائے جو ہماری

خاندانی روایت اور انسانیت

کے خلاف ہو۔ پس ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بھی توفیق عطا کرے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والا ہو۔

غرض پہلا نکاح جس کا میں اس وقت اعلان کر رہا ہوں عزیزہ امۃ السبوح صاحبہ بنت مکرم محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب ساکن ربوہ کا ہے جو پانچ ہزار روپے حق مہر پر عزیزم مرزا مسرور احمد صاحب ابن مکرم مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ سے قرار پایا ہے اور دوسرا عزیزہ امۃ الودود صاحبہ بنت مکرم مرزا اظفر احمد صاحب کراچی کا نکاح ہے جو پچاس ہزار روپے حق مہر پر عزیزم مظفر احمد خان صاحب ابن مکرم خواص خان صاحب ساکن پشاور سے قرار پایا ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو بہت ہی بابرکت کرے۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت دعا کرائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مالی قربانی کی اہمیت

قرآن مجید اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روشنی میں

مکرم شوکت حسین صاحب بٹ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف جگہوں میں مومنوں کو مالی قربانی اور جہاد کی طرف توجہ دلائی ہے اور اسے تزکیہ نفس حصولِ برکات اور فضل الٰہی کا ذریعہ ٹھہرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں جو عالم اسباب ہے ہر ایک کام کو اسباب سے ہی چلایا ہے کوئی سلسلہ خواہ دینی ہو یا دنیوی بغیر مال کے نہیں چل سکتا۔ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر ایک دینی سلسلہ کی بنیاد رکھی ہے۔ پس جو شخص نیک نیتی سے اس الٰہی سلسلہ کی خدمت بجا لائے گا اور خداداد صلاحیتوں اور استعدادوں کو اس کی راہ میں خرچ کریگا۔ وہ یقیناً خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رضا کے حصول کی طرف قدم مارنے والا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔

جب تک تم اپنی عزیز ترین اشیاء اللہ جلّ شانہٗ کی راہ میں خرچ نہ کرو تب تک تم حقیقی نیکی کو نہیں پا سکتے۔۔۔۔ اس دنیا میں عزیز ترین چیز "مال" کو تصور کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے جب تک اسے اللہ تعالیٰ کے رستہ میں خرچ نہیں کیا جائے گا۔ نیکی کا حصول ناممکن ہے اسی نیکی اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر صحابہ کرامؓ نے اپنی جانوں کو بھیڑ بکری کی طرح نثار کر دیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھر بار نثار کیا حتیٰ کہ سوئی تک بھی گھر میں نہ رکھی ایسے ہی اپنی بساط اور حیثیت کے مطابق حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور دیگر تمام صحابہؓ نے دین الٰہی کی خاطر مثالی قربانیاں پیش کیں۔ مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ بھی آج ہم سے اسی قسم کی قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے۔ جب خدا تعالیٰ پر ایمان پختہ ہو اور یہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ کے رستہ میں مال خرچ کرنے سے مال میں کمی نہیں آتی بلکہ اس کے مزید فضلوں کے حصول کا ذریعہ ہے اور اس کے احکام کی تعمیل میں ہمارا اپنا ہی فائدہ اور کامیابی ہے تو مالی قربانی کیا جانی قربانی بھی آسان دکھائی دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن حکیم میں مختلف مقامات پر ہمیں مالی قربانی پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چند آیات کا ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:-

۱۔ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مت منہ موڑو۔ کیونکہ اس طرح تم اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں ڈال لو گے۔
(البقرہ ع ۲۴)

۲۔ ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ اس دانہ کی طرح ہے۔ جو سات بالیں اُگائے اور ہر بالی میں سو دانہ ہو۔ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھا بڑھا کر (کئی گنا) دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ (البقرہ ع ۳۶)

۳۔ اگر تم اللہ کے لئے اپنے مالوں میں سے ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر الگ کر دو تو وہ اس حصہ کو تمہارے لئے بڑھا دے گا۔ اور تمہارے لئے بخشش کے سامان پیدا کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت قدر دان اور بردبار کو جاننے والا ہے (التغابن ع ۲)

(۴) اور تم جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا واپس لوٹایا جائے گا۔ اور تم سے کبھی بے انصافی کا معاملہ نہیں ہو گا (سورہ انفال ع ۸)

اس مبارک زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جو کوئی میری موجودگی اور زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہو گا اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا۔ میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہو گی پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہو گا۔ یہ ایک ایسا بابرکت وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے۔ جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائیگا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔

(اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۳-۵۵)

پھر فرمایا:-

"ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے۔۔۔۔ ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔۔۔۔ عزیزو! یہ دین کیلئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے"

(کشتی نوح صفحہ ۱۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس نکتہ کو کہ "مال خود بخود نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے ملتا ہے" بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:-

"یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت ہے وہ شخص کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے۔ وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دیکر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ وہ تمہیں خدمت کے لئے بلاتا ہے۔۔۔۔ اس کا فضل ہے کہ وہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے"۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اللہ اور اس کے رسول اور امام وقت کے جملہ احکامات کی تعمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہم مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے جو ہمارے لئے خدمت کا موقعہ پیدا کر کے اپنے فضلوں کے حصول کا جو سامان پیدا کیا ہے اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے والے ہوں۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَصَایَا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۹۴۶

میں ملاحت تنویر بنت محمد اسماعیل صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ ملاحت تنویر بنت محمد اسماعیل صاحب دارالرحمت وسطی ۱/۱۲ ربوہ۔

گواہ شد۔ مرزا عبدالسمیع وصیت ۱۱۴۳۵ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ عبدالرشید غنی ایم۔ایس سی۔ وصیت ۱۸۰۲۳ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مسل ۲۲۹۴۷

میں صباحت تنویر بنت راجہ محمد اسماعیل صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ طالبہ علم عمر ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۱۵/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ صباحت تنویر بنت راجہ محمد اسماعیل صاحب مرحوم۔ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ مرزا عبدالسمیع وصیت ۱۱۴۳۵ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ عبدالرشید غنی موصی ۱۸۰۲۳ ایم۔ ایس سی دارالرحمت وسطی ربوہ

مسل نمبر ۲۲۹۴۸

میں محمد امیر شاہ ولد محمد عظیم خان صاحب مرحوم قوم افغان یوسف زئی پیشہ ملازمت عمر ۶۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی زمین چھ کنال مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے
۲۔ ایک کچا مکان رقبہ ۴ مرلہ۔
(اس جائیداد پر میرا قبضہ نہیں ہے۔ اگر اس جائیداد میں سے مجھے کچھ حصہ ملا تو)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۴۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد امیر شاہ دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ ناصر احمد ولد چراغ دین صاحب دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد دین ولد حسین بخش صاحب دارالصدر شرقی ربوہ۔

مسل ۲۲۹۴۹

میں ملک فضلداد کھوکھر ولد ملک رحمت خان صاحب مرحوم۔ قوم کھوکھر راجپوت پیشہ تجارت عمر ۵۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کھوکھر غربی ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد مکان پختہ مالیتی ۲۵۰۰۰/- روپے۔
۲۔ زمین زرعی ۱۲ کنال۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ماہوار آمد بصورت دکانداری ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ ملک فضلداد کھوکھر ساکن کھوکھر غربی۔ ضلع گجرات۔

گواہ شد۔ خالد احمد شمس۔ مربی سلسلہ کنجاہ ضلع گجرات۔

گواہ شد۔ مبارک احمد انسپکٹر بیت المال آمد۔ ضلع گجرات۔

اعلان دارالقضاء

مکرم مبارک احمد صاحب محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری نادر علی صاحب سابق انسپکٹر تحریک جدید ربوہ وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے ذاتی کھاتہ ۱/۲۷۵ میں اس وقت مبلغ ۳۶۱۴/۱۲ روپے موجود ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) افضل احمد صاحب (۲) ذکاء احمد صاحب پسران مرحوم (۳) حمیدہ بیگم صاحبہ (۴) رفیقہ بیگم صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ رقم مذکورہ بالا مرحوم کے تمام وارثان کو بحصص شرعیہ ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم نیاز قطب احمد صاحب بٹ اپنے اور اپنے بچوں کے نیک، صالح خادم دین ہونے نیز ہر آفت و مصیبت سے محفوظ و مامون رہنے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۲۔ مکرم ہدایت احمد صاحب ناصر چیمہ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کے والد محترم بعارضہ بندش پیشاب و وجع المفاصل بیمار ہیں۔ گزشتہ دو ہفتوں سے تکلیف بڑھ گئی ہے وہ ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

شفتن اور برسیم سے ہونے والے

اپھارہ

سے جانور منٹوں میں ہلاک ہو جاتا ہے اس مہلک اپھارہ اور دیگر امراض سے جانوروں کی حفاظت کا رسالہ ۱۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۶

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۶

تنزانیہ کے ایک عالمِ دین کی سلسلہ حقہ احمدیہ میں شمولیت

مبلغ تنزانیہ مکرم ملک محمد رفیق صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہاں کے ایک عالمِ دین نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا ہے الحمد للہ!۔
مکرم ملک صاحب موصوف سونگیا کے مقام سے اپنے خط میں لکھتے ہیں:۔

”یہاں سے ۲۵ میل کے فاصلہ پہ ایک قصبہ NAMABENGO واقع ہے وہاں کے ایک عالمِ دین مکرم خلیفہ عباسی صاحب نے بیعت کر کے سلسلہ حقہ احمدیہ میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔ اعلان کے ساتھ ہی آپ نے اپنے علاقہ میں بڑے اخلاص کے ساتھ تبلیغِ اسلام کا مقدس فریضہ سرانجام دینا شروع کر دیا ہے۔“

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور تبلیغِ اسلام کے سلسلے میں اُن کی جدوجہد کو کامیاب اور خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

ضروری اعلان برائے ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کے نصاب کی کتب اب تک جن لجنات نے نہ منگوائی ہوں وہ اب منگوا لیں۔ بعد میں نہ مل سکیں تو اس کی ذمہ داری دفتر لجنہ مرکزیہ پر نہ ہوگی۔
لائحہ عمل تمام لجنات کی صدروں کو بھجوا دیا گیا ہے۔ ناصرات کی جن سیکرٹریوں کو لائحہ عمل موصول نہ ہو سکا ہو وہ دفتر لجنہ مرکزیہ سے منگوا لیں۔
امتحان ناصرات مئی میں ہوگا۔
(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

خریدارانِ مصباح متوجہ ہوں

ماہ فروری کا مصباح ۷ر فروری کو سپردِ ڈاک کر دیا گیا ہے۔ نہ ملنے کی صورت ۱۰ دن کے اندر اطلاع دیں۔ اس کے بعد ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔
(ادارہ مصباح)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ میری بیٹی عزیزہ طاہرہ زکیہ کا نکاح محمد رشید الدین بی۔ایس سی ابن چوہدری محمد یعقوب خان صاحب آف گل منج نزد قادیان (برادر اصغر چوہدری خالد سیف اللہ صاحب ڈائریکٹر واپڈا) کے ساتھ چار ہزار روپیہ حق مہر پر مسجد فضل لائلپور میں ۲۰؍۱۲؍۷۶ کو بعد نماز مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائلپور نے پڑھا۔ مورخہ ۲۲؍۱۲؍۷۶ کو عصر کے بعد سادہ طریق پر رخصتانہ عمل میں آیا۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور ثمراتِ حسنہ کا موجب کرے۔ آمین
(غلام مصطفےٰ کاہلوں ریٹائرڈ ٹیکس آفیسر 20/A گلبرگ کالونی۔ لائلپور)

۲۔ عزیزہ میمونہ اختر بنت مکرم حمید احمد صاحب ساکن انجن شیڈ باجالا مسن شاہو گڑھی لاہور کا نکاح عزیزم اسلام احمد ابن مکرم قاضی بشیر احمد صاحب ساکن 137/9L تحصیل و ضلع ساہیوال سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف نے مسجد احمدیہ دارالذکر میں مورخہ ۵؍۲؍۷۷ کو پڑھا۔
احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔
(قاضی بشیر احمد از ساہیوال)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وصولیوں کا تیسرا مرحلہ ۲۸ر فروری ۷۷ء کو ختم ہو رہا ہے

جماعتہائے احمدیہ کے امراء اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ غلبۂ اسلام کی عظیم مہم جو ساری دنیا میں جاری ہے اسے کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے ”صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ“ کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔ آپ چاہے دنیا کے کسی ملک سے تعلق رکھتے ہوں اپنے مخلص وعدہ کنندگان کو یہ بات ذہن نشین کروا دیں کہ

تیسرا مرحلہ ۲۸ر فروری ۷۷ء کو ختم ہو رہا ہے

اس تاریخ تک وعدہ کا کم از کم ۱/۵ ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔
(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

دعائے مغفرت

۱۔ میری والدہ محترمہ حسین بی بی صاحبہ چند دن بیمار رہ کر مورخہ ۷؍۱۲؍۷۶ شام چھ بجے فوت ہو گئیں۔ ان کی عمر قریباً ۸۰ سال تھی۔ آخری عمر میں ہی چند ماہ پہلے بیعت کی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس جگہ دے۔ (میاں غلام محمد شیخ پور ضلع گجرات)

۲۔ میری دادی اماں محترمہ فضل بی بی صاحبہ آف قادیان حال ارشد آباد ضلع رحیم یار خاں چند روزہ علالت کے بعد ۷۵ برس کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ پنجوقتہ نماز اور تہجد کی پابند تھیں۔ پچھلے سال ماہ دسمبر میں نماز تہجد ادا کرنے کے لئے اُٹھیں تو گر کر ٹانگ پر چوٹ آ گئی اُسی وقت سے صاحبِ فراش تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور مرحومہ کی شفقت سے ہمیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ احباب جماعت مرحومہ کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو اور ہمیں خدمتِ دین کی توفیق ملتی رہے۔
(بشیر حسین تنویر ناظم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ دار الفضل لائل پور)

جائیداد کی خرید و فروخت

ربوہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی سہولت کے پیشِ نظر ایک واحد رجسٹرڈ ادارہ کھولا گیا ہے۔ اس باقاعدہ ادارے کا دفتر قومی مرکزی بچت بینک کے متصل دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بالمقابل واقع ہے۔
ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے۔ ربوہ شہر اور مضافات میں نہایت مناسب داموں پر پلاٹس، مکانات اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہے۔

احمد اسٹیٹس
پراپرٹی ڈیلر رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴